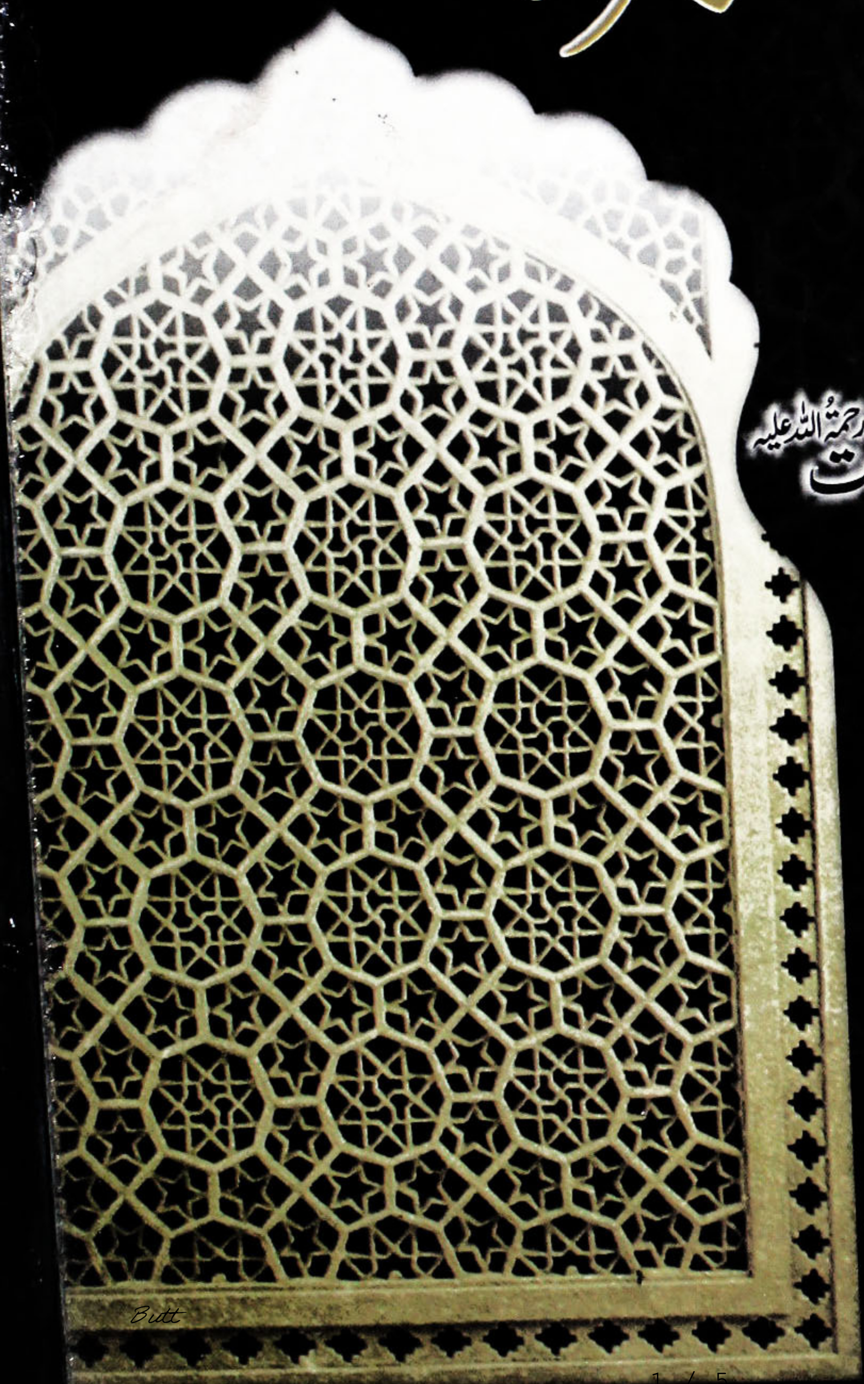
فقہ اکبر و ابسطؒ



مؤلفہ:
امام اعظم ابو حنیفہ نعمانؒ بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ
مفتی رشید احمد العلوی

فقہ اکبر و ابسط

مؤلفہ :

امام اعظم ابو حنیفہ نعمانؒ بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

راویان:

امام ابو اسمٰعیل حماد بن ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو مطیع حکم بن عبد اللہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ

مفتی رشید احمد العلوی

رحمان پلازہ مچھلی منڈی اُردو بازار، لاہور فون : 042-7361339

Fiqah Akbar o Absat
By
Imam Abu Hanifa

Tehqeeq o Tarjuma
By
Mufti Rashid Ahmed Al Alvi

ISBN: 978-969-8793-85-2

ضابطہ

نام کتاب	فقہ اکبر و ابسط
تصنیف	امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ
ترجمہ و تحقیق	مفتی رشید احمد العلوی
سالِ اشاعت	یکم رمضان ۱۴۳۰ھ
ناشر	محمد ریاض درانی
سرورق	جمیل حسین
کمپوزنگ	جمعیۃ کمپوزنگ سنٹر، وحدت روڈ لاہور
مطبع	اشتیاق اے مشتاق پریس، لاہور
قیمت	-/300 روپے

بہ اہتمام	محمد بلال درانی
قانونی مشیر	محمد طارق ہمدانی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

سے افضل علم یہی علم عقائد ہے؛ کیونکہ اس علم کے ذریعے سب سے افضل معلوم (اللہ تعالیٰ کی ذات) کو معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے؛ اسی لئے اس سے افضل اور اعلی درجے کا کوئی اور علم نہیں ہے؛ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف اسکے علاوہ کسی اور علم کے حصول پر اس سے زیادہ اجر و ثواب ہوسکتا ہے؛ اسی لئے اس علم کا نام: علم عقائد اور فقہ اکبر رکھا جاتا ہے۔

۲۔علم الٰہی: اس علم کا نام علـم الهي اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ اس علم میں اللہ تعالیٰ کے عظیم ترین امور کا تذکرہ کیا جاتا ہے؛ اور اس کے بعض اسرار و رموز اور ایسے چھپے ہو بھیدوں سے پردہ اٹھایا جاتا ہے جس میں اپنی طرف سے نہ دخل اندازی ہوسکتی ہے اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل ہوسکتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ساری مادی اور غیر مادی کائنات ہر لحاظ سے کامل و مکمل ہے۔

۳۔علم مابعد الطبعیات: اس کو یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کیونکہ جو امور اس دنیا کے حسی نظام سے تعلق رکھتے ہیں انکو علوم طبعیہ کہا جاتا ہے لیکن اس علم میں جو باتیں زیر بحث لائی جاتی ہیں وہ عقائد سے تعلق رکھتی ہیں اور وہ عموما حس سے وراء ہوتی ہیں اسی لئے اس کو علم مابعد الطبعیہ کہا جاتا ہے۔

۴۔علم الکلام: اس علم کو علم کلام کہنے کی وجہ یہ ہے، کہ اس علم میں اپنے مخاطب سے ایسے طریقے سے بات کی جاتی ہے جو اس کی سمجھ میں آسکے، اسی بناء پر امام صاحب نے اسی کتاب میں ایک مقام پر ابو مطیع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

ان اتكلم مع الخصم حتى يهدى وليس لى ان اتكلم حتى يخرس

مد مقابل کے ساتھ ایسے طریقے سے کلام کرو کہ اس کو ہدایت نصیب ہو ایسے طریقے سے بات نہ کرو کہ وہ لاجواب ہو کر خاموشی اختیار کر لے؛

کیونکہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے

كَلِّم الناس على قدر عقولهم

لوگوں سے ان کے عقلی معیار کے مطابق کلام کرو؛ اور لوگوں کا معیار عقل مختلف ہوتا ہے لہذا رہبر کو چاہئے عقل معاش کو ذریعہ بناتے ہوئے مخاطب کو عقل معاد کی مشکل وادی کی سیر کروائی جائے۔

اور اسلام پر وارد ہونے والے شبہات کا ازالہ ایسے طریقے سے کیا جائے جو بالعموم اصول اسلام کا طریقۂ جواب نہ ہو؛ کیونکہ انسان کے بس میں یہ بات نہیں کہ اپنی عقل نارسا کے ذریعے تمام معقولات کو سمجھ سکے؛ اس لئے کہ آنکھ سے تمام (visebal) اشیاء کو محسوس بھی نہیں کیا جاسکتا۔

۵۔علم عقائد: اس کو اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس میں اللہ تعالی کی توحید اور اس کی صفات کا تذکرہ کیا جاتا ہے اور ملائکہ ورسل کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے اور دنیا میں اعمال اور آخرت میں اس کی جزاء یا سزاء کے بارے میں بحث کی جاتی ہے تو گویا ایک لحاظ سے یہ گرہ لگانا ہوتا ہے اور وہ بھی ایمان سے بھرے ہوئے دل کو گرہ لگا دینا۔ اور اس میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور امت محمدیہ کے ائمہ کے اجماع جو باتیں مستحکم ہو چکی ہیں ان کو بیان کیا جاتا ہے۔

٦۔علم امور عامہ: اس کو علم امور عامہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس میں ایسے مسائل زیر بحث لائے جاتے ہیں جن کا تعلق عموماً موجود اس معنوں میں کہ وہ واجب جوہر یا عرض کے ساتھ وابستہ نہیں ہوتے۔

۵۔علم عقائد کی مختلف شاخیں:

علم عقائد تو ایک ایسا علم ہے جس کا تعلق خالص عقائد اور اللہ تعالی کی شناخت پر مبنی ہے اور اس کی مختلف شاخیں ہیں جن کا اجمالی خاکہ مندرجہ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔علم توحید: اس علم میں وہ تمام مسائل جو کسی فرد کے مسلمان بننے کے لئے ضروری ہیں ان کو بیان کرنے اور اسکے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا اور اپنی سوچ اور فکر کو اس کے مطابق بنانا علم توحید کہلاتا ہے۔